از عدالت عظمیٰ

سردار سوم سنگھ و دیگران

11 مارچ

1954

بنام

ریاست پیپسو اور بھارتیہ یونین

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس ، مکھرجی، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

بھارت کے آئین کی دفعہ-286(3)-پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین جنرل سیلز ٹیکس آرڈیننس، 2006(XXXIII بابت 2006)-آیا یہ آئین کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

مانا گیا کہ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین جنرل سیلز ٹیکس آرڈیننس، 2006(نمبر- XXXIII بابت 2006)جو 6 نومبر 1949 کو لاگو کیا گیا، آئین کی دفعہ، 286(3)کے دائرہ سے باہر نہیں ہے

دفعہ 286 کے فقرہ (3) مابعد آئینی قانون پر کہتا ہے، یہ قانون" ریاستی قانون سازیہ" کے ذریعہ بنایا گیا ہونا چاہیے جو آئین کے ذریعہ بنائی گئی ریاستی قانون سازیہ کے حوالے سے ہونا چاہئے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 325 بابت 1953۔ بھارتی آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت عدالت عظمیٰ میں بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے درخواست۔

درخواست کنندگان کی طرف سے :ایس پی سنہا (بشمول بکشی مان سنگھ)۔

جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے: بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری اور جے این کوشل (بشمول پی جی گوکھلے)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندہ نمبر 2 کی طرف سے: بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری (بشمول پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے)۔

11 مارچ 1954۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس داس نے سُنایا۔

جسٹس داس ۔آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں دائر عرضی پر اٹھایا گیا مختصر سوال یہ ہے کہ آیا پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستیں یونین جنرل سیلز ٹیکس آرڈیننس، 2006 (نمبر XXXIII بابت ۔2006) جسے 6 نومبر 1949 کو لاگو کیا گیا تھا، آئین کے نفاذ کی تاریخ کے ساتھ ہی کالعدم ہو گیا ہے۔

بھارتیہ آئین کا آرٹیکل 286 (3) مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے:-

"286 (3) ریاستی قانون سازیہ کی طرف سے کسی ایسے سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس عائد کرنے یا اس کے نفاذ کا اختیار دینے والا کوئی قانون، جسے پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعے کمیونٹی کی زیست کے لیے ضروری قرار دیا ہے، اُس وقت تک نافذ نہیں ہو گا جب تک کہ اسے صدر کے غور کے لیے محفوظ نہ رکھا گیا ہو اور اسے اس کی منظوری حاصل نہ ہوئی ہو"۔

ضروری اشیا (فروخت یا خریداری پر ٹیکس کا اعلامیہ اور ضابطہ) ایکٹ، 1952 (مرکزی ایکٹ نمبر۔ LII بابت 1952) نے بعض اشیا کو کمیونٹی کی زیست کے لیے ضروری قرار دیا۔ ایکٹ کے گوشوارہ میں منسلک آئٹم 8 "ہینڈلوم پر بنے ہوئے تمام کپڑے، ملوں میں بنے عام اور درمیانی درجے کے سوتی کپڑے یا پاور لومز پر بنے ہوئے کپڑے" سے متعلق کہتا ہے۔" اسی ایکٹ کی دفعہ 3 مندرجہ ذیل فراہم کرتی ہے:-

" 3. ضروری اشیا کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس کا ضابطہ:-اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد کسی ریاستی قانون سازیہ کی طرف سے اس ایکٹ کے ذریعے کمیونٹی کی زیست کے لیے ضروری قرار دی گئی کسی بھی شئے کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس عائد کرنے یا اس کی اجازت دینے والا کوئی قانون اس وقت تک نافذ نہیں ہو گا جب تک کہ اسے صدر کے غور کے لیے محفوظ نہ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری حاصل کر لی ہو۔

درخواست کنندگان عام اور درمیانی کپڑے کے بیوپاری ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ان اشیا کو کمیونٹی کی زیست کے لیے ضروری قرار دیے جانے کے بعد وہ ان پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ ایکٹ LII بابت 1952 کی دفعہ 3 آئین کے آرٹیکل 286 (3) کی براہ راست خلاف ورزی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں ہے۔اس دعوے میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی ہے۔دفعہ 3 آرٹیکل 286(3) کے مطابق ہے اور اس دفعہ اور آئین کی متعلقہ شق کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔درخواست کنندگان پر 2006 کے آرڈیننس XXXIII کے تحت ٹیکس لگانے کی درخواست کی گئی ہے، جسے موجودہ قانون کے طور پر؛ آرٹیکل 372 کے ذریعے جاری رکھا گیا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا یہ آرڈیننس آرٹیکل 286(3) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتا ہے یا، اس کے بعد سے اسے کسی مجاز قانون سازیہ اتھارٹی کے ذریعے ترمیم، منسوخ یا تبدیل کر دیا گیا ہے۔یہ بالکل واضح ہے کہ ایکٹ LII بابت 1952 کی دفعہ 3 آرڈیننس کو متاثر نہیں کرتی، کیونکہ آرڈیننس اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد نہیں بنایا گیا تھا۔اس لیے اکلوتا سوال یہ ہے کہ کیا یہ آرڈیننس آئین کے آرٹیکل 286 کی شق (3) کے منافی ہے۔اُس شق کا مطالعہ فوری طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ یہ شق آئین کے نفاذ کے بعد کے قانون سے متعلق ہے، کیونکہ یہ "ریاستی قانون سازیہ" کا بنایا ہوا قانون ہونا چاہیے جو آئین کے ذریعے بنائی گئی ریاستی قانون سازیہ کے حوالے سے ہونا چاہیے۔مزید برآں، اور اہم معاملہ یہ ہے کہ، وہ ایک ایسے قانون کی بات کرتا ہے جسے صدر کی منظوری کے لیے بھیجا سکتا ہے لیکن نہیں بھیجا گیا ہے اور اسے اُس کی منظوری نہیں ملی ہے۔یہ شق واضح طور پر آئین کے نفاذ کے بعد کے قانون کا اشارہ کرتی ہے۔موجودہ قانون کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے جسکی آرٹیکل 372 کے ذریعے توضیع کی گئی ہو اور جسے صدر کے پاس غور اور منظوری حاصل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہو۔جیسا کہ ہم یہاں آئین کے نفاذ سے پہلے کے قانون سے وابستہ بات کرتے ہیں، اور ہم ایکٹ LII بابت 1952 کو ملاحظ کرنے سے پہلے اس بات کے پابند نہیں ہے کہ ہم آئین کے نفاذ کے بعد بنائے گئے قانون کی صداقت یا بصورت دیگر کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرے۔

اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ اس درخواست میں کوئی بنیاد نہیں ہے اور ہم اسے اخراجات کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔

درخواست خارج کردی گئی۔

درخواست گزاروں کے لیے ایجنٹ: سردار سنگھ۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے ایجنٹ: آر۔ایچ۔ دھیبر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document